

## اللَّهُرْسُولُ مُحَمَّدٌ

اعجاز احمد سے میری پہلی ملاقات صرف دوڑھائی برس پہلے کی ہے۔ کامیاب تاجر اور بے حد در دل سے مزین انسان۔ بہاولپور ہاؤس کی سرکاری رہائش گاہ چھوڑ کر اپنے گھر میں منتقل ہوا۔ تو نئی آبادی کا ماحول بالکل اجنبی ساختا۔ یاد ہے۔ سب سے پہلے اعجاز میرے پاس آیا۔ میکھے نقش اور حد درجہ دانشمند آنکھیں۔ حدود و قیود میں تعارف ہوا۔ تھوڑے دن بعد کہنے لگا کہ سیرت النبی پر کتاب لکھنی ہے۔ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے صرف یہ عرض کی کہ جس موضوع پر ابن کثیر، ابن ہشام اور شبی نعمانی جیسے جید لوگ قلم اٹھاچکے ہیں۔ کیا اس پر آپ کا لکھنا مناسب ہے۔ جواب حد درجہ محترم تھا۔ عام اور سادہ اردو زبان میں لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس لئے کہ جو لوگ ٹھوس اردو پڑھنے میں سکتے، وہ بھی آقا کے متعلق جان پائے۔ خیران جملوں کے بعد بحث کی گنجائش ہی ختم ہو گئی۔ اب ہوتا یہ تھا کہ یہم پختہ مسودہ مجھے گھر بھجوادیتے تھے۔ معمولی سی کتر و بریڈ کر کے واپس بھجوادیا کرتا تھا۔ اس پورے معمول میں یہ اندازہ ہوا کہ اعجاز کو سیرت النبی پر بہت زیادہ عبور حاصل ہے۔ کم از کم میرے جیسے طالب علم سے تو حد درجہ زیادہ۔ ایک دن کہنے لگا کہ اب مسودہ مکمل ہو گیا ہے۔ لہذا چھپنے والے رہا ہوں۔ چند اشتوں بعد سیرت پر لکھی گئی ایک حد درجہ خوبصورت کتاب میری میز پر پڑی ہوئی تھی۔ نام ”اللَّهُرْسُولُ مُحَمَّدٌ“ تھا۔ ویسے اس نام پر بھی ہم دونوں کی باہمی مشاورت ضرور ہوئی تھی۔ آقا کی مہر کے نیچے صرف اللہ رسول محمد درج تھا۔ بہت موثر سرورق ہے۔ حاشیے پر پروفیسر احمد رفیق اختر، ہارون الرشید اور یامقبول جان پروفیسر احمد القاضی اور جسٹس نذیر احمد غازی جیسے بڑے لوگوں کے اکتسابات درج تھے۔

احمد رفیق اختر بذات خود غیر معمولی انسان ہیں اور یہی جادو دان کی تحریر میں بھی ہے۔ لکھتے ہیں۔ مصنف دور افتدادہ ادیب نہیں بلکہ بہت قریب کے واقعہ نگار لگتے ہیں۔ ہر نقطہ ہر جملہ ہمارے سامنے سے گزرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ ایسے مسافر کا بیان لگتا ہے جو اس زمانے میں اس معاشرہ کا حصہ ہونے کی حیثیت سے واقعات اور حادثات کو بیان کر رہا ہے۔ ہارون الرشید جو کالم نگاری میں انہائی ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ اس کتاب کے متعلق کہتے ہیں۔

کتاب کا ہنسا داگی اور سلاست ہے۔ ہر ایک روایت صحت مندرجہ اور سچائی کے ساتھ لیکن سہل۔ اس قدر سہل کہ ایک معمولی طالب علم بھی اور اک کر سکے۔ رفتہ رفتہ سرکاری شخصیت کا جمال باطن میں اترتا اور نور لاتا جائے۔ میں اسے پڑھتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں۔ ایسا نادر اسلوب ہے۔

اور یامقبول نے پیش لفظ میں بھی بہت اعلیٰ بات تحریر کی۔ محبت سے لکھی گئی سیرت النبی درج ہے۔ ہر طبقہ فکر اور پیشے سے مسلک افراد کے لئے سیرت کے علیحدہ علیحدہ پہلوؤں پر کتابیں لکھی گئیں لیکن بہت کم کتابیں ایسی ہیں جو آسان زبان میں عام آدمی کی فہم کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہوں۔ اردو میں شبی نعمانی کی سیرت النبی سے لے کر آج تک یہ شعبہ بہت تشنہ تھا۔ اس تھنگی کو اعجاز احمد صاحب نے ایسی خوبصورتی سے ختم کیا ہے کہ دل و روح کو سراب کر دیا ہے۔ سب سے اہم بات یہ کہ زبان صرف سہل ہی نہیں اس میں چاہنی اور مٹھاں بھی ہے۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ سیرت النبی کے حوالے سے جتنے بھی واقعات بیان ہوئے ہیں، وہ مستند اور ان کے حوالہ جات قاری کوطمیان دلانے کے لئے کتاب میں موجود ہیں۔ پیر محمد امین الحسناں شاہ نے بھی کمال تحریر کی۔ فرماتے ہیں کتاب مسلک سے بالاتر ہے۔ یہ کتاب سیرت انہائی اہمیت کی حامل ہے جو نہایت آسان انداز میں لکھی گئی ہے۔ اس آسان انداز میں بھی گھری بصیرت اور اخلاص و محبت کے کئی رنگ دیکھے جاسکتے ہیں۔ کتاب کے حرف حرف اور سطر سے عقیدت و محبت کے جلوے نظر آتے ہیں۔ کتاب کا اسلوب بیان اور حسن ترتیب بھی لکش اور جاذب نظر ہے۔

محمود احمد لگن پوری کا بیان ہے۔ محترم اعجاز احمد! علمی گہرائی، وسعت مطالعہ، عیقق فکر، اسلوب نکارش، انداز فکر، مورخانہ بصیرت اور ذوق انتخاب میں جوشان و مقام، فضل و کمال اللہ کریم نے آپ کو عطا کیا ہے وہ بہت ہی کم لوگوں کو میسر ہے۔ آپ نے سیرت پاک پر اردو زبان میں ”اللَّهُرْسُولُ مُحَمَّدٌ“ لکھ کر سیرت نگاری میں ایک سنگ میل قائم کیا ہے۔ سیرت طیبہ سے متعلق مواد کا ایک ایسا گلدستہ اور مجموع جس کی مثال اردو زبان میں تو درکنار دیگر زبانوں میں بھی کم ملتی ہے۔ ایسی پیاری کتاب کی ایک ایک سطح محبت رسول گی خوبیوں بھی ہوئی، ایک ایک لفظ عقیدت رسول میں ڈوبا ہوا ہے۔

ڈاکٹر سیدہ سعدیہ کتاب کے بارے میں فرماتی ہیں۔ ”اللَّهُرْسُولُ مُحَمَّدٌ“ بھی خون دل نوازی سے آراستہ، محبت کی کیفیت احوال کا انہصار اور عقیدت و

محبت کی چاہنی میں گندھی ہوئی ایسی عطریز تصنیف ہے جو ”رسول اللہ“ نے نسبت کی تلاش، کام مقصود لئے ہوئے زمانہ حال کے مسافر کو دیار محبوب میں لے جاتی ہے جس کی مسافت میں چودہ صدیوں سے زیادہ کا وقت حائل ہے۔ واقعات و حادث کی ترتیب اور اسلوب بیان قاری کو اس زمانہ کا فرد سمجھنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ جس میں اس کا محبوب سانس لے رہا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر راحیلہ خالد قریشی نے بھی اعلیٰ بات کہی۔ محترم مصنف کی جانب سے نوجوان قارئین کی سہولت اور بہتر ہم کے لئے انگریزی میں مفردات و مرکبات کا ترجمہ اچھی کاوش ہے۔ ہماری نوجوان نسل یقیناً اپنے مروجہ جدید انداز کے مطابق اس کتاب کو پڑھ کر مستفید ہو سکے گی۔ اللہ تعالیٰ نوجوان نسل کو صحیح سمت میں ہدایت اور سیرت محمد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیا ہی اچھا ہوا کہ اس کتاب کا مکمل انگریزی زبان میں ترجمہ کر دیا جائے۔

مولوی عبدالوہاب حن کا تعلق قرآن اکیڈمی سے ہے کہتے ہیں۔ کتاب مستند معلومات سے لبریز ہے جو قارئین کے لئے حضور اکرمؐ کے ساتھ محبت بڑھانے کا ذریعہ بنے گی۔ مدینہ یونیورسٹی سے مسلک ابو حمزہ مقصود احمد المدنی کا بیان ہے۔ یہ عظیم شاہکار جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں تاریخی اور مستند معلومات ایک نئے محبت بھرے انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ دلی دعا اور تمباہے کے مختلف زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ ہو جائے۔ جو اسلام آغا سید حسن رضا ہمدانی، پرنسپل مدرسہ قرآن ناطق کے مطابق، نسل نو کے استفادہ ”لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنة“ کے لئے ایک شاہکار تالیف ہے۔ سید عامر محمود جعفری، غزالی ایجوکیشن ٹرست لکھتے ہیں کہ ہر سطح اوقیان قدر ہے۔ اس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ دور جدید کا طالب علم روزمرہ کی اردو زبان میں آسانی سے سیرت کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ زاہد حسین جھپیا سے کون واقف نہیں ہے۔ ان کے مطابق اللہ رسول محمد سیرت کی کتاب ہی نہیں، ایک محبت نامہ ہے۔ آقا کے رو برو کھڑے غلام کی طرف سے ہدیہ ہے۔ تاریخ میں عقیدت کی اتنی خوبصورت عکاسی خال ہی ملتی ہے۔

کتاب میں کمی زندگی تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔ قبل از ولادت، بچپن، جوانی، اعلان نبوت، مشکلات کا دور، سفر، معراج اور بھرت تک واقعات تک انہائی تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ درج ہے کہ رسول اللہؐ کے اوصاف حمیدہ کے بحر ذخار کا چند اور اراق میں احاطہ کرنا بہت مشکل فن ہے۔ فاضل مصنف نے اس فن سے انصاف کرنے کی بھر پور کوشش کی ہے، ورنہ اس موضوع پر تو ”حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا“ کے مصادق انہائی محنت و تو انہائی صرف کر دیں تو بھی سیرت طیبہ کا ایک باب رقم نہ ہوا اور طلب مزید بڑھتی جائے۔ ”مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی“۔ یہ غماز ہے اس بات کا کہ انسان کا قسم جسم قرآن کے اوصاف حمیدہ کو الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہے۔

آپ کے ذہن میں یہ ضرور سوال اٹھے گا کہ میں صرف دوسرے لوگوں کا حوالہ کیوں دے رہا ہوں۔ اس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ اس نایاب کتاب میں ایک نقطے کا اضافہ کرنا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ سیرت النبی جیسے بلند پایہ موضوع پر میرے جیسا علمان قطب عکبات نہیں کر سکتا۔ اگر تھوڑا اس اور اک ہے بھی، تو اس کو بیان کرنا بساط سے باہر ہے۔ اتنے سنجیدہ موضوع پر قلم اٹھانا آسان کام نہیں۔ یہ انہائی مشکل اور علمی کام لکھاری نے کمال محبت سے ادا کیا ہے۔ علم اور عقیدت کا یہ امترانج خال ہی نظر میں آتا ہے۔ یہ مٹھاں اس شاندار کتاب میں محبت کی وہ روشنائی گھول دیتی ہے جو صرف اور صرف ایک عاشق رسول ہی کر سکتا ہے۔

سیرت پر کتابوں کا ایک خزانہ موجود ہے۔ آقا کی زندگی کے ہر پہلو پر کمال کتابیں موجود ہیں۔ دقیق ترین تحقیق سے آویزہ کتب۔ مگر اعجاز احمد کا اعجاز یہ ہے کہ حد درجہ عام فہم اردو زبان میں سیرت کا بھر پور جائزہ لیا گیا ہے۔ اردو اصطلاحوں کے انگریزی ترجمے بھی جا بجا موجود ہیں۔ سیرت پر لکھی گئی یہ کتاب عام فہم زبان میں لکھی گئی منفرد ترین تصنیف ہے۔ اعجاز تو سب پر بازی لے گیا۔ آخرت کا تو شہ دنیا ہی میں بھی معتبر کر دیا۔ تعریف کے علاوہ خاکسار کے پاس اور کوئی لفظ نہیں ہے!